

باب 4

ثقافت اور سماج کاری (Cultural and Socialisation)

سرگرمی 1

آپ اپنی ثقافت میں کسی دوسرے شخص کا استقبال کیسے کریں گے؟ کیا آپ مختلف افراد (دوستوں، بزرگوں، رشتہداروں، مختلف جنس، دیگر گروپوں کے افراد) کا الگ الگ طرح سے استقبال کریں گے؟ جب آپ کسی فرد کا استقبال کس طرح کیا جائے اس بارے میں نہ جانتے ہوں تو اس طرح کی عجیب سی صورت حال پیش آنے کے بارے میں آپ مذاکرہ کریں۔ کیا ایسا اس لیے ہوا کہ آپ کو ایک مشترک کا ثقافت کا تجربہ نہیں تھا؟ لیکن الگ وقت آپ جانیں گے کہ آپ کو کیا کرنا ہے آپ کے ثقافتی علم میں یہاں سے توسعہ ہوتی ہے اور یہ خود بخوندنے سرے سے منظم ہوتی ہے۔

سماج میں برتاو یا طرز عمل اختیار کرنے کے لیے آپ کو ثقافت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ثقافت ایک عام فہم و فراست ہے جس کو سماج میں دیگر افراد کے ساتھ سماجی بین عمل کے ذریعہ سمجھا

I

تعارف

”سماج“ کی طرح ”ثقافت“ کی اصطلاح کو بھی بار بار اور کبھی کبھی مہم طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ زیادہ جامع طور پر اس کی تعریف کرنے اور اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں یہ باب ہمارے لیے مددگار ثابت ہوگا۔ روز مرہ کی بات چیت میں ثقافت یا توانوں تک محدود ہے یا بعض طبقات یا ملکوں تک کی طرز زندگی کا اشارہ کرتی ہے۔ ماہرین سماجیات اور ماہرین انسانیات ان سماجی سیاق و سبق کا مطالعہ کرتے ہیں جس میں ثقافت کا وجود قائم ہے۔ وہ ثقافت کو الگ طرح سے لیتے ہیں اور اس کے مختلف پہلوؤں کے درمیان پائے جانے والے رشتہوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جس طرح سے آپ کو نا معلوم مقام یا علاقے کا پہنچانے کے لیے ایک نقشے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح

اس معلومات سے ہمیں سماج میں اپنے کرداروں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ آپ حیثیت اور کرداروں کا مطالعہ پہلے ہی کرچکے ہیں۔ فیملی میں جو سیکھتے ہیں وہ ابتدائی سماج کاری ہے۔ جبکہ اسکول اور دیگر اداروں میں جو معلومات حاصل ہوتی ہے وہ ثانوی سماج کاری ہے۔ ہم اس باب میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بات کریں گے۔

II

متفرق ماخول، مختلف ثقافتیں (Diverse Settings, Different Cultures)

انسان متفرق قدرتی ماخول جیسے پہاڑوں اور میدانوں میں، جنگلوں اور صاف جگہوں، ریگستانوں اور ندی وادیوں، جزیروں اور خشکی (براعظم) میں رہتا ہے۔ انسان مختلف سماجی گنجانی جگہوں جیسے کہ گاؤں، قصبوں اور شہروں میں سکونت اختیار کرتا ہے۔ انسان قدرتی اور سماجی حالات کا سامنا کرنے کے لیے مختلف ماخول میں، الگ الگ حکمت عملی اپناتا ہے۔ اس سے متنوع طرز زندگی یا ثقافتیں ابھرتی ہیں۔

ہندوستان میں تال ناؤ اور کیرالا کے ساحل اور ساتھ ہی ساتھ انڈمان و کوبار جزائر کے بعض حصوں کو متاثر کرنے والی 26 دسمبر 2004 کو آئی سونامی کی تباہیوں کے دوران سامنا کرنے

اور فروع دیا جاسکتا ہے۔ کسی گروپ کے اندر عام فہم و فراست دوسروں سے اسے الگ کرتی ہے اور اس کی شاخت عطا کرتی ہے۔ پھر بھی ثقافت کبھی بھی آخری شے نہیں ہوتی۔ یہ ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اس کا ارتقاء ہوتا رہتا ہے۔ اس کے عناصر میں مسلسل جوڑنے، حفظ ہونے توسعہ ہونے اور سکڑنے اور از سر نو تنظیم کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے سب ثقافت عمل کاری اکائی کی شکل میں حرکی رہتی ہے۔

دوسروں کے ساتھ عام فہم کو فروع دینے اور اشاروں اور علمتوں سے وہی معنی اخذ کرنے کی افراد کی صلاحیت دیگر حیوانوں سے انسانوں کو الگ کرتی ہے۔ معنی کی تخلیق کرنا ایک سماجی خوبی ہے جسے ہم فیلمیوں، گروپوں، اور کمینٹیوں میں رہنے والے دیگر افراد کے ساتھ رہ کر سیکھتے ہیں ہم مختلف سماجی ماخول میں فیملی کے ممبران، دوستوں اور رفیق کاروں کے ساتھ یہ عمل کے ذریعہ لوازمات اور تکنیکوں کے ساتھ ساتھ غیر مادی اشاروں اور علمتوں کا استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر علم منظم طریقے سے بیان کیا جاتا ہے اور یا تو زبانی طور پر یا کتابوں کے ذریعہ پہنچتا ہے۔

مثال کے لیے درج ذیل یعنی عمل (Interaction) پر غور کریں۔ اس بات پر توجہ دیں کہ کس طرح الفاظ اور چہرے کے تاثرات، بات چیت میں معنی کی ترسیل کرتے ہیں۔

مسافر آٹو ڈرائیور سے کہتا ہے: اندر اگر؟ فعل جو سوال کی ترسیل کرتا ہے۔ ”بار تھیرا؟“ یعنی کیا آپ چلیں گے؟ یہ آنکھوں کے اشارے میں مضمرا ہے۔ اگر جواب ’ہاں‘ میں ہے تو ڈرائیور پچھلی سیٹ کی سمت میں اپنے سر کو جنمیش دیتا ہے۔ اگر جواب نا میں ہوا (جو کہ اکثر معاملے میں ممکن ہو سکتا ہے جیسا کہ ہر اصول بنگور کا باشندہ جانتا ہے) تب وہ وہاں سے چلا جائے گا یا وہ برا سامنہ بنائے گا جیسے کوئی غلط بات سن لی ہو یا مسکراہٹ کے ساتھ اپنا سر ہلاتا ہے۔ جیسے کہ الگ رہا ہو کہ ”ساری“ کہہ رہا ہو۔ یہ سب اس وقت کی کیفیت پر محض ہے۔



بحث کچھ کہ کس طرح قدرتی مناظر ثقافت کو ممتاز کرتے ہیں

بارے میں ہم ایسا دیکھتے ہیں جیسے کہ بعض لوگ کافی کو چائے کے مقابلے ترجیح دیتے ہیں۔

سرگرمی 3

لفظ ثقافت کے لیے ہندوستانی زبانوں میں اس کے متراوف لفظ کی شناخت کیجیے یہ کس سے تعلق ظاہر کرتا ہے؟

اس کے برعکس ماہرین سماجیات ثقافت کو اس طرح نہیں دیکھتے جو افراد میں امتیاز کرے بلکہ اسے ایک طرز زندگی ماننے میں جس میں سماج کے سبھی ممبر ان شریک ہیں۔ ہر ایک سماجی تنظیم اپنی خود کی ثقافت کو فروغ دیتی ہے ثقافت کی ایک ابتدائی انسانیاتی تعریف ایک برطانوی دانشور ایڈورڈ میلر نے دی تھی: ”ثقافت یا تمدن (Culture or Civilisation) کو اس کے وسیع نسل نگاری مفہوم میں لیا جاتا ہے جو کہ کافی پیچیدہ ہے اور جس میں علم، عقیدہ، فن، اخلاقیات، قانون، رسم اور کوئی دیگر اہلیتیں اور عادات جو سماج کے ممبر ہونے کی حیثیت سے کسی فرد کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہیں، شامل ہیں (ملیر: 1871I: 1)۔



بحث کریں کہ کس طرح درج ذیل تصویر ایک طرز زندگی کی شیءیہ پیش کرتی ہے

کے لیے اپنائی گئی میکانیت میں فرق سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ براعظم (اصل زمین) اور جزائر کے لوگ نسبتاً جدید طرز زندگی سے مربوط ہیں۔ جزائر کے ماہی گیر اور خدماتی عملہ باخبر نہیں تھے اور اسی لیے انہیں بڑے پیمانے پر تباہی اور ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری طرف جزائر میں رہنے والی انتہائی قدیم قبائلی کمیونٹیاں جیسے اونگ، جروا، گریٹ انڈمانی (Andamanese) یا Shompens نہیں ہے، نے اپنے تجربات کی بنیاد پر قدرتی حداثات کا اندازہ پہلے ہی سے کر لیا اور اونچے علاقوں پر جا کر خود کو محفوظ کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جدید سائنسی اور تکنیک تک رسائی سے ہی جدید ثقافتیں جزائر کی قبائلی ثقافتوں سے بہتر نہیں ہو جاتیں۔ لہذا ثقافتوں کو درجہ بند نہیں کیا جاسکتا بلکہ قدرت کے ذریعہ عائد کیے گئے درجہ کا سامنا کرنے کی ان کی اہلیتوں کی اصطلاح میں کافی یا ناکافی کے طور پر فصلہ کیا جاسکتا ہے۔ مباحثہ کریں کہ کس طرح قدرتی ماحول ثقافت کو متناہر کرتے ہیں۔

سرگرمی 2

اپنے علاقے کے سوا کسی دیگر علاقے کے بارے میں دریافت کریں کہ قدرتی ماحول، لکھانے پیٹنے کی عادتوں رہنے کے ڈھنگ، ملبوسات اور دیوی دیوتاؤں کے پوجا کرنے کے طریقے پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

ثقافت کی تعریف

عموماً ثقافت لفظ کا استعمال کلائیکی موسیقی، رقص اور مصوری میں تجربہ و تربیت کی بنیاد پر شائستہ ذوق بیدار کرنے کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ یہ شائستہ ذوق ہی انہیں ”غیر مہذب“ عام لوگوں سے الگ کرتا ہے۔ حتیٰ کہ آج بھی کچھ چیزوں کے

ثقافت کی تعریف کو اس کے بالواسطہ یا ان چھوٹے اور مجرد جھتوں پر غور کرتے ہوئے ایک کوشش کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح ان سوسائٹیوں کی جامع فہم حاصل کی جاسکتی ہے جن کا وہ مطالعہ کر رہا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میلیونوں کی مغربی بحراں کا علاقے کے ایک جزیرے میں نادار سا پھنس گیا تھا اور یہیں سے سماج جس کا وہ مطالعہ کر رہا تھا کے ساتھ ایک تو سیعی مدت کے لیے اس نے باقی رو جانے کی قدر دریافت کی۔ اس سے ”فیلڈ ورک“ (حلقہ جاتی تحقیق) کی روایت قائم ہوئی جس کے بارے میں آپ باب 5 میں مطالعہ کریں گے۔

انسانیاتی مطالعات میں ثقافت کی متعدد تعریف صلفروں کروپر اور کلاسے کلک ہوئیں (ریاست ہائے متحده کے ماہرین انسانیات) کے ذریعہ ”کچھ: اے کرٹکل ریویو آف کنپیش اینڈ ڈیفینیشن“ کے عنوان سے 1952 میں چھپے ایک جامع سروے میں دی گئی ہیں۔ مختلف تعریفوں کے کچھ نمونے نیچے دیے جا رہے ہیں:

ان تعریف کا موازنہ یہ دیکھنے کے لیے کریں کہ ان میں سے کون ہی تعریف زیادہ قابل قبول ہے۔

آپ پہلے بار بار استعمال ہونے والے الفاظ ”طریقہ“، ”سیکھنا“ اور ”برتاو“ پر غور کرتے ہوں گے۔ تاہم، اگر آپ یہاں نظر ڈالیں کہ ہر ایک کا استعمال کیسے کیا گیا ہے تب آپ پائیں گے کہ خصوصی معنی سے اگر گریز کیا جائے تو اس پر اثر پڑ سکتا ہے۔ پہلا جزو جملہ ذہنی طریقوں کی دلالت کرتا ہے جبکہ دوسرا زندگی گزارنے کے مکمل طریقے کی نشاندہی کرتا ہے۔ تعریف (d) اور (e) میں ثقافت پر زور دیا گیا ہے جو گروپوں میں اور آگے نسلوں میں منقسم ہوتی رہتی ہیں اور آگے

دونسلوں کے بعد انسانیات کے ”مکتب تقاضا“ کا بانی پولینڈ برونسلا میلینو وسکی (Bronislaw Malinowski) (1884 تا 1942) لکھتا ہے کہ ”ثقافت موروٹی، انسانیہ نہرمندی، اشیاء، تکنیکی عمل، تصورات، عادت اور اقدار پر مشتمل ہوتی ہے۔“ (میلینو وسکی 46: 621: 1931)

کلف فورڈ گرٹ (Clifford Geertz) نے تجویز پیش کی ہے کہ ہم انسانی عمل کو کتاب میں دیے گئے الفاظ کی طرح دیکھتے ہیں اور ان میں یہ پیغام دیتے ہوئے پاتے ہیں، ”انسان وہ حیوان ہے جو خود کے بنے ہوئے معنویت 9 کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ میں ثقافت کو ان جالوں کے طور پر مانتا ہوں.....“ تلاش اتفاقی توضیح کی نہیں ہے بلکہ ایسی تو ضمیحی تعریف کی ہے جس کے معنی نکتے ہوں (گرٹ 1973: 5)۔

اسی طرح لیسلی (Leslie) وہاں نے ثقافت پر تقابلی زور دیتے ہوئے معروضی حقیقی کے معنی جوڑنے کے ذرائع کے طور پر لیا ہے۔ اس کے لیے مخصوص ذرائع سے حاصل ہونے والے مقدس پانی کے سلسلے میں لوگوں کی مثال کا استعمال کیا ہے۔

کیا آپ نے میلینو وسکی کی تعریف میں کسی ایسی چیز پر غور کیا ہے جو ناکرس کی تعریف میں نہیں ہے؟ فن کے ذکر کے علاوہ ٹیلر کے ذریعہ درج فہرست کی گئی مساوی چیزیں غیر مادی ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ناکرس نے خود کبھی مادی ثقافت پر غور نہ کیا ہو۔ درحقیقت وہ میوزیم کا ایک نگران تھا اور اس کی زیادہ تر انسانیاتی تحریر پوری دنیا میں پائی جانے والی ہنرمندیوں و ضامی کی جانچ پر ٹیلر پر مبنی تھی۔ حالانکہ اس نے کبھی ان کا دورہ نہیں کیا تھا۔ اب ہم اس کی

ثقافت	
(a)	سوچنے، محسوس کرنے اور ماننے کا ایک طریقہ ہے۔
(b)	لوگوں کے جینے کا ایک مکمل طریقہ ہے۔
(c)	برتاو کی تحریکیت ہے۔
(d)	سکھا ہوا برتاؤ ہے۔
(e)	جمع شدہ آموزش کا ذخیرہ ہے۔
(f)	سامجی ترکہ ہے جو کہ فرد اپنے گروپ سے حاصل کرتا ہے۔
(g)	بار بار واضح ہونے والے مسائل کا ایک معیار بندشاہی یا شناخت رخ کا مجموعہ ہے۔
(h)	برتاو کے معیاری انضباط کی ایک میکانیت ہے۔

جاری رہتی ہیں۔ آخری دو تعریفوں میں ثقافت کا حوالہ برتاؤ منضبط کرنے کے معنی میں ہے۔

لظٹ ”ثقافت پر مشتمل اجزاء“ جملہ کی ایک فہرست بنائیے۔ اپنے دوستوں اور فیملی سے پوچھئے کہ ثقافت سے ان کی مراد کیا ہے؟ ثقافتوں میں امتیاز کے لیے وہ کون سی کسوٹی کا استعمال کرتے ہیں۔

سرگرمی 4

ان تعریفوں کا موازنہ کیجیے یہ دیکھنے کے لیے کہ ان میں سے ان کے مجموعے سے آپ سب سے زیادہ قابل قبول یا اطمینان بخش تعریف کیسے پاتے ہیں۔ آپ لظٹ ثقافت کے جانے پہچانے استعمال کو درج فہرست کرنے کے ذریعہ ایسا کر سکتے ہیں (اٹھا رہویں صدی میں لکھنؤ کی ثقافت (تہذیب) مہماں نوازی کی ثقافت یا زیادہ استعمال کی جانے والی مغربی تہذیب کا استعمال کر سکتے ہیں، کون سی تعریف پر ایک سے بہتر تاثرات پیش کرتی ہے۔

- ثقافت کی جہات**
- ثقافت کی تین جہات زیادہ نمایاں ہیں:
- (i) **وقوفی (Cognitive):** یہ ہمارے ذریعہ دیکھنے یا سنتے گئے کو عمل میں لانے کے لیے سیکھنے کے عمل کی دلالت کرتا ہے (اپنے سیل فون کی گھنٹی کو پہچانا، ایک سیاست داں کے کارٹون کی شناخت)۔
 - (ii) **اتداری (Normative):** اس کا تعلق کردار اخلاقیات سے ہے (دوسرے لوگوں کے خطوط کو نہ کھولنا، کسی کی موت پر آخری رسوم انجام دینا)۔
 - (iii) **مادی (Material):** اس میں کوئی بھی ایسی سرگرمی شامل ہے جو مادی ذرائع کے استعمال سے ممکن ہو۔ مادی میں اوزار یا مشینیں بھی شامل ہیں۔ مثالوں میں انٹرنیٹ پر بات چیت (Chatting)، فرش پر کالم وضع کرنے کے لیے چاول کے آٹے کی لیتی (Paste) کا استعمال شامل ہے۔

آئیے غور کریں کہ کس طرح تحریر فن کی تخلیق اور استعمال پر اثر انداز ہوتی ہے۔ والٹراونگ نے اپنی موثر کتاب میں زبانی تحریری علم کے بارے میں 1971 کے مطالعے میں بیان کرتا ہے کہ 3000 موجودہ زبانوں میں صرف 78 فیصد میں ادب موجود ہے۔ اوںگ نے رائے ظاہر کی کہ مادی اشیاء جنہیں تحریر نہیں کیا گیا ہے ان کی کچھ معین خصوصیات ہوتی ہیں۔ اسے یاد رکھنے کے لیے آسان بنانے کے لیے الفاظ کو بار بار استعمال کرنا پڑتا ہے۔ کسی غیر معروف ثقافت کے تحریری متن کے پڑھنے والوں کے مقابلے زبانی کا رکرداری کے سامنے زیادہ آخذ یعنی مقبول کرنے والے اور زیادہ دلچسپی لینے والے ہو سکتے ہیں۔ ستون کو جب لکھا جاتا ہے تب وہ زیادہ پختہ و مفصل بن جاتے ہیں۔

ہمارے جیسے سماجوں میں تاریخی طور پر خواندگی صرف زیادہ مراعات یافتہ افراد کے لیے دستیاب بنائی گئی ہے۔ سماجیاتی مطالعات میں اکثر یہ پتہ لکایا جاتا ہے کہ جن خاندانوں سے کوئی بھی فرد کبھی اسکول نہیں گیا ہو، وہاں پر خواندگی کو لوگوں کی زندگی کے لیے کیسے موفق و معقول بنائی جاسکتی ہے۔ اس سے غیر متوقع جواب بھی مل سکتا ہے جیسے ایک سبزی بیچنے والے کے ذریعہ یہ پوچھ لیا جائے کہ اسے حروف تہجی جاننے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ وہی طور پر شمار کر سکتا ہے کہ اس کے گاہوں کو اسے کیا دینا ہے؟

عصری دنیا میں ہمیں تحریر سے بھی کہیں آگے آڈیو اور بصری ریکارڈوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے طباء ابھی بھی جو کچھ وہ سیکھتے ہیں اسے تحریر کرنے میں دلچسپی لینے کے بجائے اپنی یادداشت میں محفوظ رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ہمیں اب بھی الکٹرائیک، کثیر

آپ کو ایسا لگ سکتا ہے کہ مادی ثقافت بالخصوص فن کے بارے میں ہماری سمجھ و قوفی یا اقداری میدانوں میں علم حاصل کیے بغیر ادھوری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ سماجی عمل کے بارے میں ہماری بڑھتی سمجھ ان تمام میدانوں میں ظاہر ہوگی۔ لیکن ہم پائیں گے کہ ایک کمیونٹی میں جہاں بعض کو خواندگی کی وقوفی مہارت حاصل ہے وہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی تیسرے فریق سے نجی خط پڑھوانے کی مثال موجود ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نیچے دیکھتے ہیں ان میں ہر ایک میدان میں علاحدہ طور پر متعدد اہم بصیرتیں فراہم ہوتی ہیں۔

ثقافت کے وقوفی پہلو

(Cognitive Aspects of Culture)

کسی بھی شخص کے ذریعہ اپنی ثقافت کے وقوفی پہلوؤں کی شناخت اسی ثقافت کے مادی پہلوؤں (جو کہ حقیقی یا دکھائی دینے والے یا سائی دینے والے ہیں) اور اس کے اقداری پہلوؤں (جس کی صراحت کی گئی ہے) کی پہچان کرنے کا موازنہ نہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ وقوف کا تعلق فہم و فرست سے ہے کہ ہم اپنے ماحول سے حاصل ہونے والی سبھی معلومات کو کسی طرح سمجھتے ہیں۔ تعلیم یافتہ سماجوں میں تصورات کتبوں اور دستاویزوں میں نقل ہوتے ہیں جو لاہریوں، اداروں یا محافظ خانوں (Archives) میں محفوظ ہوتے ہیں لیکن غیر تعلیم یافتہ سماجوں میں روایتی حصے یا حکایات یادداشت میں محفوظ رہتی ہیں اور زبانی منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ زبانی روایت کے ماہر پیشہ ور ہوتے ہیں جنہیں رسوم یا تہوار کے موقع پر سنانے اور یاد رکھنے کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔

لیے قابل اطلاق ہوتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کیے جانے پر تعزیر و سزا ہو سکتی ہے۔ اگر آپ اپنے گھر میں بچوں کو شام ہونے پر گھر سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں تب یہ معیار ہے۔ یہ صرف آپ کی فیملی کے لیے ہے اور سبھی خاندانوں پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ تاہم اگر آپ کو کسی دوسرے کے گھر سے سونے کا ہار چراتے ہوئے کپڑا جائے تو آپ نے عام طور پر منظور شدہ سمجھی جائیداد سے متعلق قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اس کے لیے آپ کو عدالتی کارروائی کے بعد سزا کے طور پر جیل بھیجا جاسکتا ہے۔

قانونیں جو کہ ریاست کے اقتدار سے اخذ کے گئے ہیں ان کی زیادہ رسی تعریف قابل قبول برداشت ہے۔ جبکہ مختلف اسکول طلباء کے لیے مختلف معیار قائم کرتے ہیں۔ قانون ریاست کے اقتدار کو قبول کرنے والے سبھی افراد پر نافذ ہوتا ہے۔ قانون کے برعکس معیار حالات کے مطابق الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ سماج کے ذی اثر طبقات پر اسی درجے کے معیار لاگو ہوتے ہیں۔ اکثر یہ معیارات فرق کرنے والے یا امتیازی ہوتے ہیں۔ مثال کے لیے وہ معیارات جس کے تحت ایک ہی کنوئیں یا برتن سے دلوں کو پانی پینے کی یا عورتوں کو عوامی مقامات پر آزادی سے گھونٹنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

ثقافت کے مادی پہلو

(Material Aspects of Culture)

مادی پہلو، اوزاروں، تکنیکوں، مشینوں، عمارتوں اور نقل و حمل کے ذرائع کی دلالت کرتا ہے، ساتھ ہی ساتھ اس سے مراد پیداوار اور مواد صفات کے لوازمات بھی ہیں۔ شہری علامتوں میں موبائل فون میوزک سسٹم، کاروں اور بسوں، ATMs (خود کار شمارکنندہ مشینیں) ریفریجریٹر اور کمپیوٹروں کا روزمرہ

چینیوں، فوری رسائی اور سرفنگ کے اثرات کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں حاصل ہے۔ کیا آپ کے خیال میں یہ نی شکلیں ہماری وسعت، توجہ اور وقوفی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہیں؟

ثقافت کا اقداری پہلو

(Normative Aspects of Culture)

اقداری جہات میں لوگ روان، ریت روان، رسوم، روایات اور قوانین شامل ہیں۔ یہ اقدار یا اصول ہی ہیں جو مختلف سیاق و سبق میں سماجی برداشت کو راہ دکھاتے ہیں۔ سماجی کاری (Socialisation) کے نتیجے میں ہم اکثر سماجی معیار یا پیمانوں کو اپناتے ہیں کیونکہ ہم ان کا استعمال عمل انجام دینے میں کرتے ہیں۔ سماجی معیار منظوریوں سے وابستہ ہوتے ہیں جس سے تقید کو بڑھاوا ملتا ہے۔ سماجی کنٹرول کے بارے میں ہم باب 2 میں پہلے ہی بحث کر چکے ہیں جبکہ معیارات ایک غیر واضح اصول ہوتے ہیں، قوانین واضح اور مفصل اصول ہوتے ہیں۔ فرانسیسی ماہر سماجیات پیرے بورڈ یو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب ہم کسی دیگر ثقافت کے معیار جانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ بعض غیر واضح فہم ہوتی ہیں۔ مثال کے لیے اگر کوئی شخص اسے دی گئی کسی چیز کے لیے شکر گزار ہونا چاہتا ہے تو اسے بہت زیادہ تمیزی کے ساتھ واپسی ہدیہ (Return Gift) نہیں پیش کرنا چاہئے۔ یا ایسا نہیں لگنا چاہئے وہ قرض سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ دوستانہ جذبات کا اظہار نہیں ہوگا۔

قانون حکومت کے ذریعہ اصول یا کلیے کے طور پر دی گئی ایک رسی منظوری ہے جس کی پابندی شہریوں کے ذریعہ کی جانی ضروری ہے۔ قوانین واضح ہوتے ہیں۔ یہ پورے سماج کے

یہ کافی نہیں ہے کہ کرداروں کو ڈھالا جائے بلکہ ان کو تسلیم کیا جانا اور ان کا اعتراف کیا جانا بھی ہوتا ہے۔ اسے اکثر کردار ادا کرنے والے افراد کے ذریعہ استعمال کی جانے والی مخصوص زبان کو تسلیم کرنے کے ذریعہ انجام دیا جاسکتا ہے۔ اسکولوں میں طلباًء کے پاس اپنے ٹیچروں، دیگر طباء کلاس کی کارکردگیوں سے رجوع کرنے کا اپنا خود کا طریقہ ہوتا ہے۔ اس زبان کی تخلیق کرنے کے ذریعہ جو ایک (Code) کا بھی کام انجام دیتی ہے وہ معنی و مفہوم کی اپنی خود کی دنیا کی تخلیق کرتے ہیں۔ اس طرح خواتین بھی اپنی خود کی زبان کی تخلیق کے لیے جانی جاتی ہیں اور اس کے ذریعہ وہ مردوں کے کنٹرول سے باہر اپنے خود کے بھی مقام حاصل کرتی ہیں خاص طور پر دیہی علاقوں میں تالاب میں نہاتے وقت اور شہری علاقوں میں چھتوں پر کپڑے وغیرہ دھونے کے سلسلے میں جب وہ جمع ہوتی ہیں۔ کسی بھی ثقافت میں کئی ذیلی ثقافتیں ہو سکتی ہیں جیسے اشراف (Elites) اور کام کرنے والا نوجوان طبقہ۔ ذیلی ثقافتیں کی نشاندہی ان کے انداز، ذوق اور واپسی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ مخصوص ذیلی ثقافتیں اپنی بولی، لباس، موسیقی کی مخصوص قسم کے لیے ترجیح دینے یا اس طریقے کے ذریعہ شناخت کی جاتی ہیں جس کی بنیاد پر وہ اپنے گروپ ممبران کے ساتھ بین عمل کرتے ہیں۔

ذیلی ثقافتی گروپ مربوط اکائیوں کے طور پر بھی عمل کر سکتے ہیں جو سبھی گروپ ممبران کو شناخت عطا کرتا ہے۔ ایسے گروپوں میں رہنماء اور پیر و کار ہو سکتے ہیں لیکن گروپ کے ممبران گروپ کے مقاصد سے بندھے ہوتے ہیں اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جل کر کام کرتے ہیں۔ مثال کے لیے محلے پڑوس کے نوجوان ممبران اپنے آپ کو

زندگی میں وسیع استعمال کنالوچی پر انحصار کو ظاہر کرتا ہے۔ دیہی علاقوں میں بھی ٹرانزسٹر ریڈیو کا استعمال آپاٹی کے لیے زمین کے نیچے سے پانی اور اٹھانے کے الکٹریک موٹر پکپوں کا استعمال پیداوار بڑھانے کے لیے تکنیکی سازوں سامان کو اپنانے جانے کو ظاہر کرتا ہے۔

محضراً ثقافت کی دو اہم جہات ہیں: مادی اور غیر مادی۔ جبکہ وقفي اور اقداری پہلو غیر مادی ہیں، مادی جہت پیداوار بڑھانے اور معیار زندگی اور اٹھانے کے لیے اہم ہیں۔ ثقافت کے مربوط کاموں کے لیے مادی اور غیر مادی جہات کو ایک ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے لیکن جب مادی یا تکنیکی جہات تیزی سے بدلتے ہیں تو اقدار اور معیارات کے لحاظ سے غیر مادی پہلو کافی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس سے اس وقت ثقافتی پسمندگی کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے جب غیر مادی جہات کنالوچی کی پیش رفت کا ساتھ دینے میں اہل نہیں ہو پاتے۔

ثقافت اور شناخت

(Culture and Identity)

شناخت یا پیچان و راثت میں نہیں ملتی بلکہ یہ فرد اور گروپ دونوں کے ذریعہ ان کے دوسروں کے ساتھ رشتہوں سے وضع ہوتی ہے۔ فرد کے لیے اس کے ذریعہ ادا کیے جانے والے سماجی کردار ہی اسے پیچان عطا کرتے ہیں۔ جدید علاج میں ہر ایک فرد متعدد کرداروں کو انجام دیتا ہے۔ مثال کے لیے فیلی میں فرد ماں یا باپ یا ایک بچہ ہو سکتا ہے لیکن ہر ایک مخصوص کردار کے لیے اس کی خاص ذمہ داریاں اور وقتیں ہوتی ہیں۔

نسل مرکزی موازنہ میں ثقافتی برتری کا احساس پہاڑ ہے جن کا مظاہرہ نوآبادیاتی صورتحال میں واضح طور پر ہوا ہے۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو تعلیم کے موضوع پر Thomas Babington Macaulay کی معروف (Minute, 1835) میں نسل مرکزیت کی سرکاری یادداشت میں نسل مرکزیت کی مثال پیش کی گئی ہے، وہ کہتا ہے، ہمیں اس وقت ایک ایسے طبقے کی تشكیل کی بھرپور کوشش کرنی ہے جو ہمارے اور ان کروڑوں لوگوں جن پر ہم حکومت کرتے ہیں، کے درمیان ترجیحی کر سکے۔ افراد کا یہ ایسا طبقہ ہے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو لیکن مزاج، خیالات، طور طریقوں اور ذہنیت کے لحاظ سے انگریز ہو (مکھrij 1948/1979: 87) (نحوی)۔

نسل مرکزیت، وسیع مشربیت (Cosmopolitanism) جس میں دیگر ثقافتوں کی ان میں پائے جانے والے فرق و اختلاف کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، کے بالکل برعکس ہے۔ ایک وسیع مشربی نظریہ دوسرے لوگوں کے ذریعہ اپنائے جانے والے ان کے خود کے اقدار اور عقائد کی جانچ پڑاتا کی جاتی ہیں کرتا بلکہ یہ مختلف ثقافتی میلان کو اپنے فرقے میں پذیرائی کرتا ہے اور اس کے لیے کنجائش پیدا کرتا ہے اور اپنی خود کی ثقافت کو مزید بہتر بنانے کے لیے ثقافتی مبادله اور لین دین کو فروع دیتا ہے۔ انگریزی زبان اپنے ذخیرہ الفاظ میں غیر ملکی الفاظ کی مستقل شمولیت کے ذریعہ میں الاقوامی ترسیل کے ایک اولین ذریعہ کے طور پر ابھری ہے۔ ہندی فلم موسیقی کی مقبولیت مغربی پاپ میوزک کی دین سے اور ساتھ ہی ساتھ بھاگڑہ اور غزل جیسی ہندوستانی لوک اور نیم کلاسیک شکلوں سے منسوب کیا جاستا ہے۔

کھلیوں اور دیگر تعمیری سرگرمیوں میں مشغول رکھنے کے لیے کسی کلب کی تشكیل کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی سرگرمیاں محلے میں ممبران کی ثبت شیپہ کی تحقیق کرتی ہیں اور اس سے مبروں کو نہ صرف اپنی ثبت شیپہ بنانے میں مدد ملتی ہے بلکہ اس سے انھیں اپنی سرگرمیوں کو بہتر طور پر انجام دینے کی ترغیب ملتی ہے۔ گروپ کے طور پر ان کی شناخت کے تعین سے اہم تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ گروپ خود کو دوسرے گروپوں میں تفہیق کرنے کا اہل ہوتا ہے اور آس پاس میں منظوری اور اعتراف حاصل کرنے کے ذریعہ اپنی خود کی شناخت کی تحقیق کرتا ہے۔

سرگرمی 5

کیا آپ کو اپنے آس پاس میں ذیلی ثقافتی گروپ کے بارے میں معلومات حاصل ہے؟ ان کی شناخت میں آپ کیسے اہل ہوئے؟

نسل مرکزیت (Ethnocentrism)

جب ثقافتیں ایک دوسرے کے رابطے میں آتی ہیں تبھی نسل مرکزیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ نسل مرکزیت، دیگر ثقافتوں کے لوگوں کے برتاو اور عقائد کا تجزیہ کرنے میں اپنی خود کی ثقافتی قدرتوں کا اس میں اطلاق کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ثقافتی قدرتوں کو جنہیں معیار کے طور پر پیش کیا جاتا ہے انھیں دیگر ثقافتوں کے عقائد اور قدرتوں سے برتر سمجھا جاتا ہے۔ ہم نے باب 1 اور باب 3 میں دیکھا (خاص طور پر مذہب پر مباحثے کے سلسلے میں) ہے کہ کسی طرح سماجیات تجربی ہے نہ کہ اقداری مضمون۔

(Impetus) داخلی یا بیرونی ہو سکتا ہے۔ داخلی اسباب کے لحاظ سے، مثلاً کاشتکاری یا زراعت کے نئے طریقے زرعی پیداوار کو کافی بڑھا سکتے ہیں جس سے غذائی صرف کی نوعیت اور زرعی کمیونٹی کی معیار زندگی میں زبردست تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ وسری طرف فتوحات یا نوآبادکاری (Colonisatic) کی شکل میں بیرونی مداخلت بھی ثقافتی رواجوں اور سماج کے کردار میں گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔

ثقافتی تبدیلی فطری ماحول میں تبدیلیوں دیگر ثقافتوں کے ساتھ رابطے یا عمل توافق کے ذریعہ واقع ہوتی ہے۔ فطری ماحول یا ماحولیات میں تبدیلیاں لوگوں کے طرز زندگی میں شدید بدلاو پیدا کرتی ہیں۔ جنگل میں بننے والی کمیونٹیاں قانونی بندشوں یا ان کی بھاری کمی کے سبب جنگل کی رسائی اور اس کی مصنوعات سے محروم ہیں۔ یہ باشدروں اور ان کی طرز زندگی پر زبردست طریقے سے اثر انداز ہو سکتی ہے۔ شمال مشرقی ہندوستان اور وسطی ہندوستان میں قبائلی کمیونٹیوں پر جنگلاتی وسائل کے نقصان سے بہت خراب اثر پڑتا ہے۔

ایک جدید سماج، ثقافتی فرق کا قدر داں ہوتا ہے اور باہر سے آنے والے ثقافتی اثرات کے لیے اپنے دروازوں کو بند نہیں کرتا۔ لیکن اس طرح کے اثرات ہمیشہ ایک امتیازی طریقے سے ہم آہنگ لیے جاتے ہیں، جسے ملکی ثقافت کے عناصر کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔ نہ تو انگریزی زبان اپنی غیر ملکی شمولیت کے باوجود ایک علاحدہ زبان بنتی ہے اور نہ ہی ہندی فلم موسیقی دین داریوں کے ذریعہ اپنا کردار کھوئی ہے۔ متنوع طرز، شکلیں، آوازیں اور ہنرمندی و صنائی کا انجذاب وسیع مشرقی ثقافت کی شاخت فراہم کرتا ہے۔ ایک گلوبل دنیا میں جہاں مواصلات کے جدید ذرائع ثقافتوں کے درمیان دوریوں کو سمیٹ رہے ہیں، ایک وسیع مشرقی نظریہ کسی کی خود کی ثقافت کو مزید خوشحال کرنے میں تنواع اثرات کی گنجائش پیدا کرتا ہے۔

ثقافتی تبدیلی (Cultural Change)

ثقافتی تبدیلی وہ طریقہ ہے جس میں سوسائٹیاں ثقافت کے اپنے انداز تبدیل کرتی ہیں۔ تبدیلی کے لیے قوت محکم

باکس میں دیے گئے الفاظ پر غور کریں۔ کیا آپ نے اپنی بات چیت میں ان الفاظ کو استعمال کیا ہے؟

ہنگلش جلد ہی حاوی ہو سکتی ہے

کچھ ہنگلش الفاظ آج کل زیادہ چلنے میں ہیں جس میں لیڑویشن (ہوائی سفر) چڈھی، چائے (ہندوستانی چائے) کروڑ (10 ملین) ڈکیٹ دیسی (مقامی) ڈکی (Boot) گورا، جنگلی، لاکھ (100,000) لمپٹ (ٹھک) آپٹکل (عینہ) پریپون (کسی تاریخ سے اگلی تاریخ پر لے جانا) اسٹپنی (فالی ٹاڑ) اور روڈپی (منگیز) شامل ہے۔ ہنگلش بہت سے الفاظ اور اجزاء جملہ پر مشتمل ہوتی ہے جسے برطانوی یا امریکی آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ رپورٹ کے مطابق بعض قدیم ہیں، راج کے زمانے کے آثار کے ہیں جیسے ”پا“۔ دیگر نئی نئی وضع ہوتی ہیں جیسے ”نامم پاس“، جس کا مطلب وہ سرگرمی ہے جو وقت گزارنے میں مدد کرتی ہے۔ کاروبار کو اپنی طرف کھینچنے میں ہندوستان کی کامیابی نے حال ہی میں ایک نیا فعل پیدا کیا ہے۔ وہ جن کے باب ہندوستان میں آؤٹ سروس کیے جاتے ہیں انہیں بنگلورڈ (Bangalore) کہا جاتا ہے۔

سمجھتا ہوں کہ ان کی کس طرح تمجیل ہوئی تھی۔ یہ شاید اس طرح کے بچپن کی بدولت ہے کہ میں بعض پریشانیوں کی جھلک دیکھ سکا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میں بخاطر مجموعی اسے سمجھ سکتا ہے۔ (وید ہبی 1945)۔

پیدائش کے وقت طفل جسے ہم سماج یا سماجی برداشت کہتے ہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ جیوں جیوں بچے کا نامو ہوتا ہے وہ نہ صرف مادی دنیا کے بارے میں سیکھنا جاری رکھتا ہے بلکہ اچھا یا خراب لڑکا یا لڑکی ہونے کا مطلب بھی جانے لگتا ہے۔ وہ جانتا یا جانتی ہے کہ کس طرح کے برداشت کو سراہا جائے گا اور کسے نامنکور کر دیا جائے گا۔ سماج کاری کی تفریق اس عمل کے طور پر کی جاسکتی ہے جس کی وجہ سے بے یار و مددگار بچہ دھیرے دھیرے خود آگاہ، با علم فرد، ان ثقافت کے طریقوں میں ماہر ہو جاتا ہے جس میں وہ پیدا ہوا ہے۔ درحقیقت سماج کاری کے بغیر کوئی فرد انسانوں کی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ میں سے بہت سے لوگ مدنابر کے ”بھیڑیے جیئے بچے“ (Wolf Children) کی کہانی سے واقف ہوں گے۔ اطلاعات کے مطابق 1920 میں دو چھوٹی لڑکیاں بنگال میں بھیڑ کی کھوہ میں پائی گئیں وہ جانوروں کی طرح چار پیروں سے چلتیں، کچے گوشت کی خوراک پسند کرتیں۔ بھیڑیوں کی طرح آواز نکلتیں اور انسانی بولیوں کی کسی بھی شکل سے محروم تھیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس طرح کے واقعات کی اطلاع دنیا کے دوسرے حصوں سے بھی ملی ہیں۔

اب تک ہم سماج کاری اور نوزائدہ بچے کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ لیکن بچے کی پیدائش بھی ان لوگوں کی

ارتقاًی تبدیلی کے ساتھ ساتھ انقلابی تبدیلی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جب کسی ثقافت میں تیزی سے بدلاو پیدا ہوتا ہے اور اس کی قدریں اور نظام معنویت ایک نیادی تبدیلی کے دور میں ہے تو انقلابی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ انقلابی تبدیلی سیاسی مداخلت، یعنی اختراع یا ماحولیاتی بدلاو کے ذریعہ شروع کی جاسکتی ہے۔ فرانسیسی انقلاب (1789) نے درجہ بندی کے نظام املاک کو تباہ کرنے، بادشاہت کو ختم کرنے، اپنے شہریوں کے درمیان آزادی، مساوات اور اخوت کی قدروں کو دل میں بٹھانے کے ذریعہ فرانسیسی سماج کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب مختلف مفہوم رانج ہوا تو ثقافتی تبدیلی واقع ہوئی۔ حالیہ سالوں میں میڈیا خواہ الکٹرائیک ہو یا پرنٹ دونوں کی ہی حریت انگیز و سعت بیکھی گئی۔ کیا آپ کے خیال میں میڈیا نے ارتقا یا انقلابی تبدیلی پیدا کی ہے؟ ہم اب ثقافت کی مختلف جہات سے شناسا ہیں۔ ہم نے فرد اور سماج کے درمیان باہمی جوابی عمل کے بارے میں باب 1 میں جو بات شروع کی تھی اس پر واپس آنے کے لیے اب سماج کاری کا تصور پر بات کرتے ہیں۔

III

سماج کاری / سماجیانہ (Socialisation)

میں مانتا ہوں کہ ایک بھر پور زندگی میں ہمارے آس پاس کی ساری چیزوں شامل ہوتی ہیں۔ ان چیزوں میں پودے، مویشی، مہمان، غیافت، تہوار، جھگڑے، دوستی، رفاقت، امتیاز، حقارت بھی شامل ہیں۔ یہ ساری چیزوں ایک ہی جگہ پر موجود تھیں اور وہ تھا میرا گھر۔ اگرچہ اس وقت زندگی کبھی کبھی پیچیدہ سی دھائی دیتی تھی۔ اب میں

ہیں کہ ثقافت، معیارات اور اقدار کیا ہیں۔ سارے تصورات یہ سمجھنے میں ہماری مدد کریں گے کہ سماج کاری کا عمل کس طرح واقع ہوتا ہے۔ پہلی مثال میں بچہ فیملی کا ممبر ہے۔ لیکن وہ بڑے قرابت داری گروپ (بادری، خاندان، خیل یعنی گوٹر وغیرہ) کا ممبر بھی ہے۔ یہ قرابت داری گروپ بھائیوں، بہنوں اور دیگر رشتہ داروں اور والدین پر مشتمل ہوتا ہے۔ فیملی جس میں وہ پیدا ہوا ہے وہ نوکلیر یا تو سیمی فیملی ہو سکتی ہے۔ یہ بڑی سوسائٹی کا بھی ممبر ہے جیسے قبیلے یا ذیلی ذات یا خیل (گوترا) یا بادری، مذہبی اور لسانی گروپ ان گروپوں اور اداروں کی ممبر شپ ہر ممبر کے لیے بعض کرداری معیارات اور اقدار عائد کرتی ہے۔ ان ممبر شپ کے لحاظ سے کچھ ایسے کردار ہوتے ہیں جنہیں انجام دیا جانا ہوتا ہے۔ مثال کے لیے بیٹے کا کردار بیٹی، پوتے پوتیوں کا کردار یا طالب علم کا کردار یہ متعدد کردار رہتا ہے۔

مختلف ذاتوں خطوں یا سماجی طبقات یا مذہبی گروہوں سے تعلق رکھنے والی مختلف فیملیاں خواہ کسی گاؤں میں رہتی ہوں یا شہر میں یا اگر قبیلے سے متعلق ہیں تو کون سے قبیلے سے متعلق ہیں ان کے لحاظ سے سماج کے اندر پائے جانے والے معیارات اور اقداریں متفرق ہوتی ہیں۔ درحقیقت حقیقی زبان جو کہ کوئی بولتا ہے وہ اس خطے پر مخصر ہے جہاں کا وہ ہوتا ہے۔ خواہ زبان مقامی بولی سے قریب ہو یا معیاری تحریری شکل میں ہو، یہ فیملی اور فیملی کی سماجی و معاشری اور ثقافتی خاکہ (پروفائل) پر مخصر ہے۔

زندگی کو بدل دیتی ہے جو اس کی پرورش کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ نئے نئے سیکھنے کے تجربے کے دور سے گزرتے ہیں۔ دادا دادی، نانا نانی اور والدین بنتے وقت سرگرمیوں اور تجربات کا کلی مجموعہ شامل ہوتا ہے۔ بزرگ جب دادا دادی، نانا نانی، بنتے ہیں تب بھی ان کی والدینی حیثیت قائم رہتی ہے۔ بے شک اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مختلف نسلوں کو جوڑتے ہوئے رشتہوں کا ایک اور مجموعہ ڈھلتا ہے۔ اسی طرح بھائی بہن کی پیدائش کے ساتھ چھوٹے بچوں کی زندگی میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سماج کاری پوری زندگی چلنے والا عمل ہے اس وقت بھی جب ابتدائی سالوں میں انہائی نازک عمل کاری واقع ہوتی ہے یہ ابتدائی سماج کاری کا مرحلہ ہوتا ہے۔ ثانوی سماج کاری جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ کسی شخص کی پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔

جبکہ افراد پر سماج کاری کے اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں، یہ ثقافتی پروگرامنگ، کی طرح نہیں ہے جس میں بچے جن کے ساتھ رابط قائم کرتا ہے ان کے اثرات معمولی طور پر جذب کرتا ہے۔ یہاں تک کہ نوزائیدہ بچے بھی اپنی خواہش جاتے ہیں۔ جب انھیں بھوک لگتی ہے تب وہ روتے ہیں اور اس وقت تک روتے رہتے ہیں جب تک کہ بچے کی دلیکھ بھال سے متعلق ذمہ دار اس کا جواب نہ دے دیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح فیملی کے روزمرہ کے معمولات بچے کی پیدائش کے ساتھ پوری طرح از سر نو مرتب کیے جاتے ہیں۔

آپ کو سماجی کنٹرول کے گروپوں کے حیثیت اور کردار کے اور سماجی طبقات بندی کے تصورات کے بارے میں پہلے ہی واقفیت کرائی جا چکی ہے۔ آپ اس سے بھی واقف ہو چکے

والدین اور بھائی بہن کے ساتھ اس فیملی میں رہتے ہیں جسے نیوکلیر فیملی کہا جاتا ہے جبکہ دیگر تو سیمعی خاندان کے نمبر ان ہو سکتے ہیں۔ پہلے معاملے میں والدین سماجیانا کے سلسلے میں کلیدی عامل ہو سکتے ہیں جبکہ دوسرا معاملے میں دادا دادی، چاچا عم زاد زیادہ اہم ہو سکتے ہیں۔

سماج کے مجموعی اداروں میں فیملیوں کے تنوع مقامات ہوتے ہیں۔ زیادہ تر رواتی سماجوں میں بڑی حد تک فرد کی سماجی حیثیت کا تعین فیملی کے ذریعہ جس میں کوئی فرد پیدا ہوتا ہے اس کی پوری زندگی کے لیے کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب بھی جب سماجی حیثیت پیدائش پر موروثی نہیں ہوتی۔ اس طرح خاندان کے خلطے اور سماجی طبقے جس میں کوئی فرد پیدا ہوتا ہے

سماج کا ری کی ایجنسیاں

(Agencies of Socialisation)

بچے سماجیانا متعدد ایجنسیوں اور اداروں کے ذریعہ واقع ہوتا ہے جس میں وہ شرکت کرتا ہے۔ ان ایجنسیوں اور اداروں کی مثالیں ہیں۔ فیملی، اسکول، ہم سرگروپ، پڑوسی پیشہ ورانہ گروپ اور سماجی طبقے یا ذات کے ذریعہ خلطے کے ذریعہ یا مذہب کے ذریعے۔

(Family)

چونکہ فیملی نظاموں میں بڑے پیانے پر فرق پایا جاتا ہے اس لیے اطفال کے تجربات شفتوں کے درمیان کسی بھی طرح سے معیاری نہیں ہوتے۔ جبکہ آپ میں بہت سے لوگ اپنے

سرگرمی 6

بتائیے کس طرح ایک نوکرانی کا بچہ اپنے آپ کو الگ محosoں کرتا ہے ان بچوں سے جہاں اس کی ماں کام کرتی ہے۔ اور وہ کون سی چیزیں ہیں جنہیں وہ آپس میں بانٹ سکتے ہیں یا ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟
ظاہر ہے کہ ایک کڑوں پر زیادہ خرچ کرتا ہے تو دوسرا زیادہ چوڑیاں پہنتا ہے۔۔۔
ہو سکتا ہے کہ وہ ایک ہی سیر میل، فلمی گانے سنتا اور دیکھتا ہو جب کہ دوسرا نے بچے ایک دوسرے سے عام زبان سمجھتے ہوں۔
اب آپ خود خاندان پڑوس اور گلی بازار وغیرہ میں تھنڈوں کا احساس جیسے مشکل شعبوں کے بارے میں سوچئے۔

سرگرمی 7

بتائیے درج ذیل میں سے کن چیزوں کی موجودگی یا خیر موجودگی ایک فرد کو سب سے زیادہ متأثر کرتی ہے؟
(موجودگی) ٹیلی ویژن / میوزک سسٹم

- (جگہ) آپ کا اپنا کمرہ
- (وقت) اسکول اور گھر کے کاموں میں توازن
- (موقع) سفر، موسیقی کی کلاس
- (آپ کے آس پاس کے لوگ)

اس کے عکس ایک بچہ مختلف قسم کے تعامل دریافت کرتا ہے جس میں برتاو کے قواعد کو عمل پر کھتہ ہے اور جائزہ لیتا ہے۔ کسی فرد کی پوری زندگی میں ہم سرنشیت اہم بننے رہتے ہیں کام پر اور دیگر سیاق و سباق میں ایک ہی عمر کے لوگوں کے غیر رسمی گروہ عموماً افراد کے رویوں اور برتاو کو شکل فراہم کرنے میں قائم پذیر اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

سماجیانے یا سماج کاری کے طریقوں پر کافی تیزی سے اثر ڈالتے ہیں۔ بچے اپنے والدین یا اپنے آس پاس یا کمیونٹی میں دوسروں کی کرواری خصوصیات کو اختیار کرتے ہیں۔

بے شک شاید ہی کوئی بچہ اپنے والدین کے نظریے کو بغیر کسی جھٹ کے آسانی سے اختیار کرتا ہے۔ یہ خاص طور پر عصری دنیا میں صحیح ہے جس میں تبدیلی جاری و ساری رہتی ہے۔ مزید براہم سماج کاری ایجننسیوں میں کافی تنوع ہونے کے سبب بچوں، نو عمر لوگوں اور والدین نسل کے نظریات میں کافی فرق ہوتا ہے۔ کیا آپ کوئی ایسی مثال کی نشاندہی کر سکتے ہیں جب آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے خاندان سے جو کچھ سیکھا تھا وہ آپ کے ہم سرگروپ سے بالکل مختلف ہے یا مددیا یا اسکول سے بھی مختلف ہو سکتا ہے۔

سرگرمی 8

اپنے خود کے تجربے کا اظہار کیجیے۔ دوستوں کے ساتھ اپنے تعامل (Interaction) کا موازنہ اپنے والدین اور دیگر بزرگوں کے ساتھ تعامل سے کیجیے۔ کیا فرق ہے؟ کیا کرداروں اور حیثیت پر پہلے ہوئے مباحثے کے ذریعہ فرق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

اسکول (School)

اسکول کی تعلیم (Schooling) ایک رسمی عمل ہے؛ اس میں مطالعہ کیے جانے والے مضامین کا ایک معین نصاب ہوتا ہے۔ تاہم اسکول زیادہ گھرائی و باریک بینی کے لحاظ سے بھی سماج کاری ایجننسیاں ہیں۔ رسمی نصاب کے ساتھ ایک مخفی نصاب بھی ہوتا ہے جیسا کہ بعض ماہرین سماجیات کا کہنا ہے جو بچوں کی آموزش پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہندوستان اور جنوبی افریقہ دونوں جگہ ایسکول ہیں جہاں لڑکیوں سے (شاذ و نادر ہی لڑکوں سے) توقع کی جاتی ہے وہ اپنے کلاس روم کی صفائی کریں۔ جبکہ کچھ اسکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو ان کاموں کو کرنے کے ذریعہ جن کی توقع عام طور پر ان سے نہیں ہوتی، اس بات کو درکرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیا آپ ایسی مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جو دونوں روحانیات ظاہر کریں۔

ہم سرگروہ (Peer Groups)

سماج کاری کی ایک اور ایجنسی ہم سرگروہ ہے۔ ہم سرگروہ ایک ہی عمر کے بچوں کے دوستی گروپ ہیں۔ بعض شاقنوں میں خصوصاً چھوٹے روایتی سماجوں میں ہم سرگروہ عمر گریڈ کے طور پر رسمی ہیں۔ بغیر رسمی عمر گریڈ کے بھی چار پانچ سال کی عمر کے بچے عام طور پر اپنی عمر کے دوستوں کی رفاقت میں کافی وقت گزارتے ہیں۔ لفظ ہم سرکا مطلب ہے برابر کے اور نو عمر بچوں کے درمیان دوستانہ رشتہ قائم ہوتے ہیں وہ معقولیت پر مبنی مساوات کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ایک زوردار یا جسمانی طور پر مضبوط بچہ کسی حد تک دوسروں پر غالب آنے کی کوشش کرتا ہے۔ خاندان کی صورتحال میں انحصاری و دیعت کے مقابلے تفویض کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ والدین کو اپنے قوت یا اقتدار کے سبب اپنے بچوں پر ضابطہ اخلاق عائد کرنے کے اہل (مختلف درجوں میں) ہوتے ہیں۔ ہم سرگروپوں میں

ہندوستان کے ٹیلی ویژن سیریلیوں اور فلموں کے سامعین کی تعداد نایکیریا، افغانستان جیسے ممالک اور تبت کے تارکین وطن میں خاصی بڑی ہے۔ تاشقند میں ڈینگ کے بعد ٹیلی ویژن پر مہابھارت دکھایا گیا لیکن بغیر ڈبنگ کے ہی لندن میں اسے ان بچوں نے بھی دیکھا جو صرف انگریزی بولتے ہیں!

دیگر سماج کا ری ایجنسیاں

(Other Socialising Agencies)

ذکورہ سماج کا ری ایجنسیوں کے علاوہ کچھ اور گروپ یا سماج سیاق و سماق ہیں جس میں افراد اپنی زندگی کا خاصہ حصہ گزارتے ہیں۔ سبھی شاقتوں میں کام ایک اہم پس منظر ہے جس میں سماج کا ری عمل جاری رہتا ہے۔ تاہم یہ صرف صنعتی سوسائٹیاں ہیں جہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کام کے لیے جاتی ہے، یعنی ہر دن کام پر ایسے مقامات پر جاتی ہے جو گھر سے بالکل علاحدہ ہوتے ہیں۔ روایتی کمیونٹیوں میں بہت سے لوگ زمینوں پر کمیٹی کرتے ہیں جو کہ ان کے رہنے کے مقامات سے قریب ہوتی ہے یا اپنے جائے مقامات کے درکشہ میں کام کرتے ہیں (صفحہ میں ویژوں دیکھیں)۔

سرگرمی 9

آپ جانا چاہتے ہوں گے کہ کس طرح لوگ خود سے مختلف ماحول کے سیریلیوں سے ہم آہنگی پیدا کرتے ہوں گے یا اگر کوئی بچہ اپنے دادا دادی یا نانا نانی کے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھ رہا ہے تب کیا یہاں پر گراموں کے بارے میں اختلاف رائے ہے کہ کون سا پروگرام دیکھنا بہتر ہے اور اگر ایسا ہے تو زاویہ نگاہ میں کیا فرق پیدا ہوتا ہے؟ کیا یہ فرق دھیرے دھیرے کم یا معتدل ہو سکتے ہیں؟

ماں میڈیا (Mass Media)

ماں میڈیا ہماری روزمرہ زندگی کا ایک ناگزیر حصہ بنتا جا رہا ہے۔ جبکہ آج کل الکٹرائیک میڈیا جیسے ٹیلی ویژن میں وسعت ہو رہی ہے وہیں پرنٹ میڈیا کی بھی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ انیسویں کے ہندوستان میں ابتدائی پرنٹ میڈیا میں بھی طرز عمل و اطوار کی کتابیں ہوا کرتی تھیں جن میں گھر کی بہتر دیکھ بھال اور زیادہ نرم گفتار و شاستہ بیویاں بننے کی ہدایت دی گئی ہوتی تھیں۔ یہ کتابیں متعدد زبانوں میں ہوتی تھیں اور اس زمانے میں بہت مقبول تھیں۔ میڈیا معلومات کی رسائی زیادہ معاشرتی بنا سکتا ہے۔ الکٹرائیک تریلی وہ ہے جو کاؤنٹنگ پنچ سکتی ہے جو دیگر علاقوں سے سڑک کے ذریعہ نہیں جڑا ہوتا اور جہاں خواندگی کے مرکزوں نہیں قائم ہوتے۔

بچوں اور بالغوں پر ٹیلی ویژن کے اثرات کے بارے میں کافی تحقیق ہوئی ہے۔ برطانیہ میں ایک مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنے میں بچے جو وقت صرف کرتے ہیں وہ ایک سال کے تقریباً ایک سو اسکوئی دنوں کے برابر ہے۔ اور اس معاملے میں بالغ بھی بہت پیچھے نہیں ہیں۔ اس طرح کے مقداری پہلوؤں کے علاوہ جو اس طرح کی تحقیق سے ابھرتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے مفہوم میں نتیجہ خیز یا حتمی نہیں ہوتے۔ پردے پر دکھائے جانے والے تشدد اور بچوں میں پائے جانے والے جارحانہ بتاؤ کے درمیان واسطہ اب بھی بحث کا موضوع ہے۔

میڈیا کیسے لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے اگر کوئی اس بارے میں قیاس نہیں لگا سکتا تو بھی یہ لیکنی ہے اثرات کا دائرہ کیا ہے خواہ معلومات کے لحاظ سے ہو یا تجربے کے ان میدانوں کے انکشاف کے بارے میں ہو جو کسی کی پہنچ سے دور رہا ہو۔

درج ذیل روپورٹ پر نظر ڈالیں اور بحث کریں کہ ماں ہمارے بر تاؤ پر اثر انداز ہوتا ہے، یہ ایسا لگتا ہے کہ انفرادیت یا آزادانہ خواہش سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ اس طرح کے نظر یہ کو میدیا بچوں پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

شکتی مان سیر میں کچھ سال پہلے ٹیلی کاست ہوا تھا جس کے اثر کے تحت بچے عمارتوں سے چھلانگ لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ نتیجتاً مہلک حادثات رونما ہوئے۔ طبی ماہر نفیات کا کہنا ہے کہ ”تقلید کے ذریعہ آموزش“ وہ طریقہ ہے لوگ جس کی پابندی اکثر کرتے ہیں اور بچے اس سے الگ نہیں ہیں۔

سبھنے میں بنیادی طور پر غلطی کی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پیدائش سے لے کر موت تک ہم دوسروں کے ساتھ یعنی عمل یا تعامل کرتے رہتے ہیں جو یقینی طور پر ہماری شخصیت پر اقدار جو ہمارے پاس ہوتے ہیں اور بر تاؤ جس میں ہم مشغول ہوتے ہیں ان سبھی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم سماج کاری ہماری حقیقی انفرادیت اور آزادی کے مأخذ بھی ہیں۔ سماج کاری کے دوران ہم میں سے ہر ایک عینیت ذات اور آزاد خیال اور عمل کی صلاحیت کے مفہوم کو فروغ دیتا ہے۔

سماج کاری اور انفرادی آزادی (Socialisation and Individual Freedom)

یہ غالباً عیاں ہے کہ عام صورتحال میں سماج کاری لوگوں کو پوری طرح کبھی مطیع نہیں بنایا سکتی۔ بہت سے عوامل ہیں جو تصادم کو بڑھا دیتے ہیں۔ سماج کاری ایجنسیوں کے درمیان تصادم ہو سکتا ہے۔ اسکو اور گھر کے درمیان، گھر اور ہم سر گروپوں کے درمیان تصادم ہو سکتا ہے۔ تاہم شافتی ماحول جس میں ہم پیدا ہوتے ہیں اور بلوغت حاصل کرتے ہیں وہ

سماج کاری کس طرح جنس پر منی ہے؟

ہم اڑ کے گلیوں کو بہت سی مختلف چیزوں کے لیے استعمال کرتے تھے، اس جگہ کے طور پر جہاں پر کھڑے ہو کر آس پاس نظر ڈوڑایا کرتے، آس پاس دوڑنے اور کھیلنے کے لیے اپنی بائیکل (Bikes) کی حرکت پریزی کی آزمائش کے لیے۔ ایسا لڑکوں کے لیے نہیں۔ جیسا کہ ہم نے ہمیشہ غور کیا کہ لڑکوں کے لیے گلی صرف گھر سے سیدھے اسکو جانے کا ذریعہ تھی اور لگلی کے اس محدود استعمال پر بھی وہ ہمیشہ جنہیں میں جاتی تھیں۔ اس با مقصد انداز کے پس پرده وجہ شاید ان کا زبردست خوف تھا کہ کہیں انھیں جسمانی یا زبانی آزار نہ پہنچایا جائے (کمار 1986)۔

سرگرمی 10

- ہم نے چار ابواب پورے کیے۔ اگلے صفحے کا متن بغور پڑھیں اور درج ذیل میں مرکزی خیال (Themes) پر بحث کیجیے۔
- بالغوں کے خلاف سرگرمی کے سلسلے میں فرد اور سماج کے درمیان رشتہ۔
- شافت کے اقداری جہات قبیلے اور گاؤں میں کس طرح مختلف ہیں؟

مفوضہ حیثیت (Ascribed Status) کا سوال جس میں پچاری کی بیٹی کو گھنی چھونے کی اجازت دی گئی۔
سماج کاری ایجنسیوں کے درمیان تصادم مثال کے لیے متن کے نوٹ میں ”شکر ہے اس کے اسکولی دوستوں میں کوئی
اسے اس طرح نہیں دیکھ سکا۔“ کیا آپ کوئی دوسرا جملہ دریافت کر سکتے ہیں جو اسے سمجھا سکے۔

جنس پرمنی = سانگھا کرنا + محافظ + فٹ بال کا نہ کھلینا
مزار = ”دم بخود خاموشی“ + چھوٹی روٹی کی واضح غیر موجودگی۔

اس شام مندر کے زیارت سے وہ جوش اور دلوں کے غیر معمولی احساس سے لمبڑی ہو گئی تھی۔ نیچ پر اس کے اور بڑوں کے درمیان اس وقت بجٹ ہو گئی تھی جب اس نے مندر کے مقدس اندر ورنی گوشے کے سامنے گھنی بجانے کے اپنے فیصلے کے بارے میں اعلان کیا تھا۔ آگر تھام گھنی بجا سکتی ہے، تب میں کیوں نہیں؟“ اس نے گرام کرم بجٹ کی انہوں نے دکھ بھری آواز کے ساتھ اس کا احتجاج کیا۔ ”تھام مندر کے پچاری کی بیٹی ہے۔ اسے گھنی چھونے کی اجازت ہے۔

اس نے غصے سے جواب دیا کہ تھام روز بعد دوپہر چھپنے اور تلاش کرنے کا کھیل کھلینے آتی ہے ان میں کسی سے کوئی الگ سا برتاو نہیں کرتی۔ مزید برآں اس نے انھیں دانتہ طور پر اسکاتے ہوئے مزید کہا، ”ایشور کی نگاہ میں ہم سمجھی برابر ہیں۔“ اسے پختہ یقین نہیں تھا کہ آیا یہ جملہ انہوں نے ساتھ کہ نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی پیزار ہو کر اپنی جان چھڑا چکے تھے۔ لیکن نیچ کے بعد اس نے ان کی سرگوشی سنی کہ جس خطرناک انگلش اسکول پڑھنے والے جاتی ہے اس کا مطلب تھا انہوں نے یہ بات سن لی تھی۔

اسے پورا یقین تھا کہ انہوں نے اس بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ ان بڑوں کے ساتھ تو یہی مصیبت تھی کہ وہ ہمیشہ فرض کر لیتے تھے کہ جب وہ بڑی ہو جائے گی تب وہ جو بھی بات کریں گے تب وہ ہر چیز بمحض جائے گی وہ ان کی دالش مندری اور اقتدار کو بغیر چوں چڑا کے قبول کرے گی اور ان کے خلاف جانے کا تصور نہیں کرے گی۔ ٹھیک ہے وہ انھیں دکھائے گی، اس۔ وقت گھر پر واپس آنے پر اسے بال بنانے (Hair Dressing) کی نہایت تکلیف دہ رسم کو برداشت کرنا تھا۔ اس کی دادی نے اس کے بال کو تیل کی پوری بوتل لگا دی ہو جیسا کہ اس نے محسوس کیا، ہر چمکتی لٹ کو اس وقت تک الگ کیا جب تک کہ یہ نرم اور سیدھی نہ ہو گئی اور اس کی پیٹ پر بے جان سی لٹک نہ گئی اس کے بعد اسے خوب کس کر باندھا اس کی چوٹی کو اس طرح گوندھا یا لپٹا جس سے جلد ہنچ جانے کا احساس پیدا ہوا۔ وہ شکر گزار تھی کہ اس کے اسکول کے دوست اسے اس حالت میں نہیں دیکھ سکے۔

وہ کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ وہ پہرے داری کیے جانے پر کتنا مصلحتہ خیز محسوس کرتی۔ جب وہ شہر میں تھے تب اس نے اپنی ماں کو بہت بار یاد دلایا کہ وہ روزانہ اسکول اکیلے جا سکتی ہے۔ اس نے غور کیا کہ فٹ بال کا کھیل کر شن کے مندر کے سجن کے برابر میں پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ وہ کھلاڑیوں کو دیکھ کر خوش ہوئی بالخصوص کھیل کے عروج پر اس کی خوشی کافی نمایاں ہوتی تھی۔ اور کرخت اور اوپنی آواز میں ہونے والے تصرے کیلو نا رکوش دید جھلاتھٹ میں بتلا کر دیتے تھے۔

وہ بھیڑ بھرے مندر کے خاص اندر ورنی گوشے تک پھرتی سے پہنچی۔ اس سے پہلے کہ اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہوتا یا وہ واپس چل جاتی۔ وہ عورتوں کے گھرے کے ذریعہ چلنے والی سیڑھیوں پر کہنی سے ہٹائے ہوئے تیزی کے ساتھ تم پتھم کی طرح آگے بڑھی۔ بڑی گھنٹی کا مقام اس کے سر کے اوپر ہی تھا۔ اس نے نہایت جوش کے ساتھ اسے چھوا۔ وہ کیلو نا مرکے دیوانہ وار چھپے ہوئے

خطرات میں امتیاز کر سکتی تھی لیکن وہ پہنچ چکی تھی اور اس نے ایک زور کی گونج کے ساتھ گھنٹی بجائی اور اس سے پہلے کہ سمجھ پاتی کہ کیا واقع ہو رہا تھا سیرھیاں اتر گئی۔

غیر واضح طور پر اس کی تاریک پہلو سے آگاہ تھی اور ان دبی آوازوں پر جو اس کا پیچھا کر رہی تھیں، قابو پالیا تھا کیونکہ کیلو ناٹر کو موقع تھا کہ وہ وہاں سے نکل سکے۔ وہ بہت ہی زیادہ خواری کی حالت میں تھی۔ ان کی دم بخود خاموشی بولنے کی نسبت زیادہ واضح تھی رات کے کھانے پر اس کی پسندیدہ چھوٹی روٹی کی غیر موجودگی بالکل واضح تھی۔ (گیتا کرشنا کٹی کی بیل(The Bell) سے مانوز)

فرہنگ

ثقافتی ارتقائیت (Cultural Evolutionism): یہ ثقافت کا ایک نظریہ ہے جس میں دلیل دی جاتی ہے قدرتی انواع کی طرح ہی ثقافت کا بھی ارتقا تصور اور قدرتی انتخاب کے ذریعہ ہوتا ہے۔

نظام طبقہ (Estates System): یہ پیشے کے اعتبار سے یورپ میں درجہ بندی جا گیر دارانہ نظام تھا۔ تین درجے تھے: طبقہ امراء (Nobility)، اکابر کلیسا (Clergy) اور تیسرا طبقہ (Third Estate)۔ یہ طبقہ بالخصوص پیشہ ور اور ملک کلاس کا تھا۔ ہر طبقہ اپنے نمائندے منتخب کرتا تھا۔ کسانوں اور مزدوروں کا کوئی ووٹ نہیں ہوتا تھا۔

تحریری روایت (Great Tradition): یہ ان ثقافتی اوصاف یا روایات پر مشتمل ہے جو تحریر کیے گئے ہیں اور سماج کے ممتاز طبقے جو تعلیم یافتہ اور فاضل ہیں، کے ذریعہ بڑے بیانے پر قبول کیے جاتے ہیں۔

زبانی روایت (Little Tradition): یہ ان ثقافتی اوصاف یا روایات پر مشتمل ہے جو زبانی چلی آرہی ہیں اور ان پر دیکھی سطح پر عمل ہوتا ہے۔

خود شبہ (Self Image): کسی فرد کی شبہ جو دوسروں کی نگاہ میں منعكس ہوتی ہے۔

سماجی کردار (Social Roles): سماجی مرتبہ یا حیثیت سے مسلک حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔

سماجیانا یا سماج کاری (Socialisation): یہ عمل ہے جس کے ذریعہ ہم سماج کا ممبر بننے کے لیے سیکھتے ہیں۔

ذیلی ثقافت (Subculture): یہ ایک بڑی ثقافت لوگوں کے ایک گروہ کی نشاندہی کرتا ہے جو خود کو منفرد رکھنے کے لیے بڑی ثقافت سے اپناتے ہیں اور اکثر علامات، اقدار اور عقائد میں تحریف کیجیے تا ان کرتے ہیں یا اسے الٹ دیتے ہیں۔

مشق

- 1۔ سوچل سائنس میں ثقافت کی فہم، روزمرہ کے استعمال کے لفظ ثقافت سے کسی طرح مختلف ہوتی ہے؟
- 2۔ ہم کس طرح مظاہرہ کر سکتے ہیں کہ ثقافت کی مختلف جہات ایک کل (Whole) پر مشتمل ہوتی ہیں؟
- 3۔ کن ہی دو ثقافتوں کا موازنہ کیجیے جس سے آپ واقف ہیں۔ کیا اس کا نسل مرکزی (Ethnocentric) نہیں ہونا مشکل ہے؟
- 4۔ ثقافتی تبدیلی کا مطالعہ کرنے میں کسی دو مختلف انداز نظر پر بحث کیجیے۔
- 5۔ کیا وسیع مشربیت (Cosmopolitanism) جدیدیت سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہے؟ نسل مرکزیت کا مشاہدہ کیجیے اور مثالیں دیجیے۔
- 6۔ آپ کی نسل کے لیے سماج کا ری کا نہایت موثر عامل آپ کے ذہن میں کون سا ہے؟ کیا آپ کے خیال میں پہلے یہ مختلف تھا؟

مطالعہ

- آرمیلاس، پیڈرو۔ 1968 ’دی کنسپٹ آف سیویلائریشن، ان سلیس، ڈیوڈ۔ ایڈ۔ دی انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا آف سوچل سائنس، فری پریس۔ میک ملن، نیویارک۔
- برجر، پی۔ ایل۔ 1963۔ انویشن ٹو سوچیوا لاجی: اے ہیمنٹک پر سکیلٹیو، پین گون ہارمنڈ سورٹھ۔
- گیرز کلف فورڈ 1973۔ دی انٹر پریشن آف کلپرر بیسک بکس۔ نیویارک۔
- گیڈنیس انچونی 2001۔ سوچیوا لاجی۔ بالٹی پریس، کیمبرج۔
- اندر اگاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (IGNOU)، یونٹ ۱۹ ایجنٹسیس آف سوچیوا لائزیشن۔
- اندر اگاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (IGNOU)، یونٹ ۸ نیچر آف سوچیوا لائزیشن۔
- کوٹیک کائزیڈ صفحہ 1994 اپنے اپلوگی: دی ایکسپلوریشن آف ہیمن ڈائیورسٹی، چھٹا ایڈیشن، McGraw-Hill، نیویارک۔
- کرشن کمار، 1986 'Growing up Male in Seminar' 318 فروری۔

لارکن، برائے 2002ء 'انڈن فلمز ایڈن نجیریا لورز، میڈیا ایڈ دی کریشن آف پیرال ماؤنٹینز، ان ایڈز یو بیر جونا تھن ایڈ روسالڈو، ریناٹو۔ دی اپنچھر اپلوچی آف گلوبلائیزیشن: اے ریڈر بیک میل، مالدن۔

میلینیو و سکی، برنسلا 1931ء 'کلچر ان سلیگ مین ایڈ۔ انسائیکلو پیڈیا آف دی سو شل سائنسز میک میلن، نیویارک۔

کھڑجی، ڈی۔ پی۔ 1979/1948 سو شیوالا جی آف انڈین کلچر، راوٹ پبلیکیشنز، جے پور۔

ٹیلر ایڈورڈ بی۔ 1858/1971 پریمیئو کلچر: ریسرچر چر آنٹو دی ڈیوپمنٹ آف میتھا لجی فلاسفی ریچن، آرٹ ایڈ کشم 2 جلدیں، جلد 1: اور تجزی آف کلچر۔ جلد 2، ریچن، ان پریمیئو کلچر۔ گلوسیٹر ماس، اسٹمپ۔

دوجہ ایوان زید 1968ء 'کلچر چنچ' ان سلبر ڈیوڈ۔ ایڈ۔ دی اپنچھن انسائیکلو پیڈیا آف سو شل سائنس۔ فری۔ پریس میک میلن نیویارک۔

پلیس ریمنڈ۔ 1976 کیورڈز: اے وے کلبری آف کلچری ایڈ سوسائٹی فینٹھا / کردم پلیس، لندن۔